Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ
الفضل ربوہ
فون: ۴۴۹
(ایڈیٹر): نسیم سیفی
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

جلد ۳۹/۷۴ | سوموار ۷ ربیع الاول ۱۴۱۰ھ، ۹ اخاء ۱۳۶۸ ہش، ۹ اکتوبر ۱۹۸۹ء | ۲۲۹

خدا نمائی کا دور

"میں نے محسوس کیا ہے کہ یہ دور اب دلائل کا دور نہیں رہا بلکہ اس سے بڑھ کر خدا نمائی کا دور ہے۔ جب تک جماعت احمدیہ میں خدا رسیدہ اور خدا نما وجود پیدا نہیں ہوتے ہم ان ممالک میں کوئی روحانی انقلاب برپا نہیں کر سکتے۔"

(ارشاد حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہ اللہ ۔ الفضل ۳ اکتوبر ۱۹۸۹ء)

ارشاداتِ عالیہ سیدنا حضرت اقدس بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ

"میں نہیں سمجھتا کہ رات اور دن میں فرق ہی کیا ہے صرف نور اور ظلمت کا فرق ہے سو وہ نور تو مصنوعی بھی بن سکتا ہے بلکہ رات میں تو یہ ایک برکت ہے۔ خدا نے بھی اپنے فیضان عطا کرنے کا وقت رات ہی رکھا ہے۔ چنانچہ تہجد کا حکم رات کو ہے رات میں دوسری طرفوں سے فراغت اور کشمکش سے بے فکری ہوتی ہے۔ اچھی طرح دلجمعی سے کام ہو سکتا ہے رات کو مُردہ کی طرح پڑے رہنا اور سونے سے کیا حاصل؟

اگر ہو سکے تو دین کی خدمت کرنی چاہیئے۔ اس سے زیادہ خوش قسمتی اور کیا ہے کہ انسان کا وقت، وجود، قویٰ، مال، جان خدا کے دین کی خدمت میں خرچ ہو۔ ہمیں تو صرف مرض کے دورہ کا اندیشہ ہوتا ہے ورنہ دل یہی کرتا ہے کہ ساری ساری رات کٹے جاویں۔ ہماری تو قریباً تمام کتابیں امراض و عوارض میں ہی لکھی گئی ہیں۔ ازالہ اوہام کے وقت میں بھی ہم کو خارش تھی۔ قریباً ایک برس تک وہ مرض رہا تھا۔"

(ملفوظات جلد پنجم صفحہ ۱۳۸-۱۳۹)

سید قمر سلیمان احمد صاحب کا کامیاب آپریشن

احباب سے خصوصی دعاؤں کی درخواست

مکرم سید قمر سلیمان احمد صاحب کا ۸ ر اکتوبر کی صبح اسلام آباد ہاسپٹل کمپلیکس میں آپریشن کیا گیا۔ یہ آپریشن جو تین گھنٹے جاری رہا اسلام آباد ہاسپٹل کمپلیکس کے جناب ڈاکٹر کامل ظفر صاحب نے کیا۔ اس دوران قمر سلیمان صاحب کے جبڑے کے متأثرہ حصے سے دو چھرے نکالے گئے اور جبڑے کو جوڑا گیا۔

خدا کے فضل سے آپریشن کامیاب رہا ہے۔ احباب سے درخواست ہے کہ دعا کریں اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے مکرم سید قمر سلیمان احمد صاحب کو صحتِ کامل عطا کرے اور صحت و تندرستی والی طویل عمر عطا کرے

احباب جماعت کے لئے خوشی کی خبر یہ ہے کہ آج ہی (۸ ر اکتوبر کو) صبح ساڑھے دس بجے اللہ تعالیٰ نے مکرم سید قمر سلیمان احمد صاحب کو دو بیٹیوں کے بعد ایک بیٹے سے نوازا ہے۔ نومولود حضرت میر داؤد احمد صاحب کا پوتا اور مکرم بریگیڈیئر (ریٹائرڈ) وقیع الزمان خان صاحب کا نواسہ ہے اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے نومولود کو صحت و تندرستی والی زندگی عطا کرے نیک اور خادمِ دین بنائے اور والدین کے لئے قرۃ العین ثابت ہو۔

بچوں کی تربیت

والدین اور ذیلی تنظیموں کی ذمہ داری

ارشادات سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

"ماں باپ کو بڑی ذہانت کے ساتھ اور بیدار مغزی کے ساتھ اپنے چھوٹے بچوں کے بارہ میں خصوصیت سے دلچسپی لینی چاہیئے بچے کے دل میں نماز کی محبت پیدا کرنا اوّلین کام ہے اگر بچے اپنے ماں باپ کو باقاعدہ بیج دیکھ کر پیار کے ساتھ اور سلیقہ کے ساتھ نماز پڑھتے دیکھیں گے تو بیشتر اس کے کہ وہ سکول جانے لگیں ہنستے کھیلتے دل میں بھی نماز کی محبت پیدا ہو جائے گی۔ اسی طرح بعض اور عادات ہیں۔ بچے ان کو دیکھیں گے تو ان کے دل میں ان کا بھی پیار پیدا ہو جائے گا۔

اس بارہ میں ٹیلیویژن کے پروگرام خصوصیت سے توجہ طلب ہیں۔ شروع میں چھوٹی عمر میں بچوں کو ٹیلیویژن سے نو خرح کر اگ تو ٹھیک نہیں سکتے۔ اس لئے ان کو کسی حد تک ٹیلیویژن دیکھنے دینا ہے۔ البتہ بچوں کو کیا دیکھنا ہے۔ ان کے ساتھ بیٹھ کر کیا تبصرے کرنے میں۔ کس طرح آہستہ آہستہ بعض اچھی چیزوں کا فطری پیار بڑھانا ہے۔ بعض بری چیزوں سے روکنا ہے۔ یہ ایک بہت ہی گہری حکمت کا کام ہے بڑی جان سوزی بھی چاہتا ہے اور دماغ سوزی بھی۔

چونکہ اکثر ماں باپ ان باتوں میں خود نابلد ہوتے ہیں۔ ان کو یہ پتہ ہی نہیں ہوتا کہ اس معاملہ میں کیا کرنا چاہیئے اور ان میں اس بات کی اہلیت ہی نہیں ہوتی کہ وہ بچوں کی صحیح تربیت کر سکیں۔ دوسری طرف چھوٹی عمر کے بچوں کی تربیت ہم براہ راست نہیں کر سکتے۔ اس لئے اس کا ایک ہی علاج ہے کہ اس عُمر کے بچے کی تربیت کے لئے ماں باپ کی تربیت کی جائے۔ یہ کام ہم تنظیموں کے سپرد کر سکتے ہیں۔ انصار اپنے ہاتھ میں لیں۔ خدام اپنے ہاتھ میں لیں اور لجنات اپنے ہاتھ میں لیں۔

(خطبہ جمعہ ۱۹۔ دسمبر ۱۹۸۶ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
پبلشر: آغا سیف اللہ، پرنٹر: قاضی منیر احمد، مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ
مقامِ اشاعت: دار النصر غربی ربوہ، قیمت: ایک روپیہ پچاس پیسے

۹ اخاء ۱۳۶۸ہش ۹ اکتوبر ۱۹۸۹ء

بچوّں کا اکرام

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ بچوں کا اکرام کرو۔ انکی عزت کرو۔ بات تو مختصر سی ہے اور ہے بھی ان عام باتوں سے مختلف جو ہم روزانہ سُنتے ہیں۔ اکثر لوگوں کو یہی کہتے سنا ہے بڑوں کی عزّت کرو۔ بڑوں کا ادب کرو۔ لیکن یہاں تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان کا ہم ذکر کر رہے ہیں جس میں کہا گیا ہے کہ بچوّں کی عزّت کرو۔ حقیقت یہ ہے کہ انگریزی زبان کی جو مثل ہے کہ بچہ کل کا باپ ہے۔ وہ بھی اس بات کا تقاضا کرتی ہے کہ بچہ کو بچپن ہی سے ایسے حالات ملنے چاہئیں جو اس کے بڑا ہونے پر اس کے لئے مفید ثابت ہوں۔ جس بچہ کی آپ بچپن میں عزّت کریں گے وہ یقیناً بڑا ہوکر سب کی عزّت کرے گا۔ بڑوں کی بھی اور بچوں کی بھی۔ گویا بچپن میں جو اسے عزّت ملے گی۔ وہ بڑا ہو کر اسے اس سے بہتر طریق پر لوٹائے گا۔

یہ بھی ہے کہ بچے کی باتوں پر بھی غور کی ضرورت ہے اور اسکی باتوں پر غور ہمارے لئے بہت سے مفید اسباق کا باعث ہو سکتا ہے۔ بعض اوقات بچہ ایسی باتیں کرتا ہے کہ بڑے حیران رہ جاتے ہیں۔ حضرت امام ابو حنیفہؒ کا واقعہ تو زبان زد عام ہے کہ آپ نے ایک بچے سے کہا کہ بیٹا دیکھ کے چلو پھسل نہ جانا۔ بچّے نے جواب دیا۔ حضرت آپ بھی دیکھ کر چلئے آپ نہ پھسل جائیں میں پھسلا تو صرف ایک بچہ پھسلے گا اور آپ پھسلے تو قوم کی قوم پھسل جائے گی۔ کیسی اچھی بات کی اس بچے نے۔ کیا اس بچے کی اور اس جیسے دوسرے بچوں کی عزّت لازم نہیں آتی۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ صرف اس بچےّ کی نہیں بلکہ ہر بچےّ کی عزّت ضروری ہے یہ اس کو ایک بہتر مستقبل دینے والی بات ہے۔

حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ روایت کرتی ہیں کہ حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ آپ سے پوچھا کرتے تھے۔ اور اس وقت آپ بالکل چھوٹی عمر کی تھیں۔ یعنی ایک چھوٹی سی بچی۔ کوئی خواب دیکھا ہو تو بتاؤ۔ کیسا اعتماد ملتا ہوگا حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ کو اس بات سے۔

الغرض حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان کہ بچوّں کا اکرام کرو ہماری اور ہماری آئندہ نسلوں کی زندگیاں بدل سکتا ہے انہیں باعزّت اور باوقار بنا سکتا ہے۔

تم اگر پوچھو تو کیا خاموش رہنا ہے مجھے
اور سکوتِ لب کی یہ بیداد سہنا ہے مجھے
میں کہاں تک اس طرح دل میں چھپاؤں اپنی بات
ہونٹ سِل جائیں تو کچھ آنکھوں سے کہنا ہے مجھے

ابوالاقبال

○

حُسن ہر جا بزمِ ہستی میں نمایاں کیجئے
زندگی کے گوشے گوشے کو درخشاں کیجئے
زندگی ہر دم حقائق سے ہے پنجہ آزما
خواب پھر بھی خواب ہیں وقفِ شبستاں کیجئے
مطلعِ ہستی سے ظلمت دُور کرنے کے لئے
دل میں قندیلِ محبّت کو فروزاں کیجئے
جادۂ پُرخار میں اُلجھے نہ دامن دیکھنا!
سیرِ ہستی صورتِ بوئے پریشاں کیجئے
یہ امانت ہے جمالِ سرمدی کے واسطے
کیوں متاعِ دِل نثارِ خُوبرُویاں کیجئے
عالمِ امروز میں جب تک رواں ہے زندگی
عالمِ فردا کی خاطر فکرِ ساماں کیجئے
اسوۂ خیر البشر کو سامنے رکھئے سدا
زندگی میں خُلقِ پیغمبر نمایاں کیجئے
سرزمینِ شوق میں ہے اُنکے آنے کی خبر
جھُوم اُٹھئے، بستی بستی میں چراغاں کیجئے
مژدہ لائی ہے صبا جانِ بہار آنے کو ہے
چھیڑئیے سازِ طرب جشنِ بہاراں کیجئے
دیکھ کر اخبار میں اُنکا سلامِ دِل نواز
اور بھی جانِ پریشاں کو پریشاں کیجئے
شوقِ دِل اپنی جگہ ہے احترام اپنی جگہ
عشق و مستی کی نگاہیں زیرِ مژگاں کیجئے
رہ گئے اب کے برس بھی محفلِ آقا سے دور
وجہ کیا تھی؟ چھوڑیئے بھی مت پشیماں کیجئے
کس طرف ہے یہ زمانہ کس طرف ہے تیری ذات
پاک نقشِ ماسوا سے رُوحِ انساں کیجئے
سجدہ ہے بابِ حرم کو یا بُتانِ دیر کو
اب ظہورِ ذات سے قبلہ نمایاں کیجئے!

سعید احمد اعجازؔ

نوجوانوں کی اصلاح کا ذریعہ

الفضل کا باقاعدگی سے مطالعہ نوجوانوں کی اصلاح کا بہت اہم ذریعہ ہے۔ نوجوانوں کو اس کے مطالعہ کی عادت ڈالئے اور قوموں کی اصلاح کا سامان کیجئے۔ (مینجر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

شذرات

نون۔ سین

امریکہ کے یہودی

۱۹۷۸ء کی بات ہے کہ ایک امریکی رسالے نے لکھا کہ جہاں تک یہودیوں کا تعلق ہے۔ وہ نہایت با اثر اور تعیش کی زندگی بسر کر رہے ہیں۔ یہ بات یہودیوں کے ایک ربی الوی جے رینز ALVI J. REVNES نے کہی جو اپنے اس یقین کا اظہار کرتے ہیں۔ کہ سال ۲۱۰۰ میں امریکہ کے یہودی ۵ء۸ ملین سے کم ہو کر صرف ایک ملین یا اس سے بھی کم رہ جائیں گے۔ اور اس مایوسی کا شکار صرف رینز ہی نہیں بلکہ یہ ایک ایسی بات ہے جو عام طور پر سب حلقوں میں خاص طور پر معاشرتی مراکز میں اور ان کے گرجوں میں کی جاتی ہے۔ اس کا مجوزہ علاج یہ ہے کہ اسرائیل کا زیادہ سے زیادہ خیال رکھا جائے۔ بچے زیادہ پیدا کئے جائیں غیروں سے شادی پر پابندی لگائی جائے اور اس بات کی سختی سے ممانعت کی جائے کہ غیر یہودیوں میں سے لوگوں کو یہودی بنایا جائے۔ لیکن رینز کا خیال ہے کہ ان باتوں میں سے کوئی بات بھی پوری طرح فائدہ مند ثابت نہیں ہوگی۔ وہ کہتے ہیں کہ در اصل مسئلہ یہ ہے کہ امریکہ کے یہودی روایتی یہودیت کو مانتے ہی نہیں۔ اور مذہب کے بغیر یعنی روایتی مذہب کو ماننے کے بغیر یہودی لوگ زندہ ہی نہیں رہ سکتے۔ وہ ختم ہو جائیں گے۔ لیکن اصلاح شدہ یہودیت REFOR-MED JUDAISM جس میں کچھ آزادی دی گئی ہے۔ (اگرچہ قدامت پسند یہودیت کے ایمان میں یا عقائد میں کسی قسم کی کمی نہیں کی گئی)۔ یہ اصلاح شدہ یہودیت رینز کی ایجاد ہے۔ وہ ایک خانقاہ میں پڑھاتے ہیں۔ جسے سنسناٹی کا یونین عبرانی کالج کہا جاتا ہے لیکن ان کا خیال یہ ہے کہ یہ اصلاح شدہ یہودیت بھی پورے دل کے ساتھ عمل میں نہیں لائی گئی۔ وہ کہتے ہیں در اصل اس کا علاج ہے پولی ڈاکسی ایک ایسا ایمان جس میں انسان کھلے دل کے ساتھ کسی چیز کو ملنے اور ماننے کے لئے در اصل اس کے پاس کوئی چیز نہ ہو۔ پالی ڈاکسی کی پہلی میٹنگ میں جو سینٹ لوئی میں منعقد کی گئی رینز نے یہ تجویز پیش کی کہ پولی ڈاکس جیوئش کنفیڈریشن کے ذریعے جرات مند یہودیوں کو جو تبدیلیاں چاہتے ہیں اکٹھا کیا جائے۔ پالی ڈاکس عقیدے کے مطابق سینٹ لوئی کی میٹنگ میں خدا کا کوئی ذکر نہیں کیا گیا۔ اور ویسے بھی رینز خدا کے لفظ کو دیوتا کی صورت میں لکھتے ہیں بات یہ ہے کہ بہت سے یہودی ایک ذاتی اور رحم و کرم کرنے والے خدا کو جس نے اپنے آپ کو موسیٰ علیہ السلام پر ظاہر کیا تھا مانتے ہی نہیں۔ پولی ڈاکس میں جو مذہبی گیت گائے جاتے ہیں۔ اس میں خدا کی جگہ یہ ذکر کیا جاتا ہے۔ پیدا کرنے والی طاقت۔ یا زندگی کا بہاؤ اور اس کا زور شور حقیقت یہ ہے کہ پالی ڈاکس کے لوگ اسے عبادت کہتے ہی نہیں کیونکہ وہ سمجھتے ہیں کہ ان کے ہاں کوئی ایسا خدا دیوتا نہیں ہے جسکی عبادت کی جائے۔ بچوں کے لئے پالی ڈاکس نے جو کتابیں لکھی ہیں۔ ان میں سے بائیبل کی کہانیوں کو حذف کر دیا گیا ہے اور حذف یہ کہہ کر کیا گیا ہے۔ کہ یہ با وقار بھی نہیں ہیں اور سچی بھی نہیں ہیں۔ نوجوانوں کو یہ بات سکھائی جاتی ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام ارض موعودہ میں اس لئے داخل نہیں ہوئے تھے کہ خدا کا وعدہ تھا کہ وہ داخل ہوں گے بلکہ اس کے لئے کہ اُر (UR) کے علاقے میں اس وقت سخت قحط پڑا ہوا تھا بارشیں نہیں ہو رہی تھیں۔ بجائے بار مزار سوم (فرزند احکام) (خداوند احکام) وہ اب بال مزا کی رسوم ادا کرتے ہیں جس کا مطلب ہے۔ احکام کا استاد۔ اور وہ ایسا اس لئے کرتے ہیں۔ کہ وہ سمجھتے ہیں کہ نوجوان کوئی بچے نہیں ہیں بلکہ وہ اس عمر کو پہنچ چکے ہیں جہاں وہ فیصلہ کر سکتے ہیں کہ انہیں کیا کرنا چاہیے۔ اگرچہ پالی ڈاکس کے لوگوں کی تعداد تو کم ہے لیکن رینز کا خیال ہے کہ بہت سے یہودی ان کے ہم خیال ہیں اگرچہ انہیں اس بات کا احساس بھی نہیں ہے کہ وہ رینز کے ہم خیال ہیں ادارہ تخلیقی یہودیت جو ۱۹۷۱ء میں قائم کیا گیا تھا۔ اس میں اسی مضمون کے لکھے جانے تک ۷۵ یہودی ربی اور ۱۰ انکے گرجے شامل ہوئے تھے۔ ۱۹۷۷ء میں رچمنڈ میں انہوں نے عبادت کا آغاز کیا تھا۔ اس وقت صرف ۶ خاندان موجود تھے اور اب یعنی ۱۹۷۸ء میں یہودیوں کے ۱۰۰ خاندان ان کی عبادت میں شامل ہوتے ہیں۔ اگرچہ یہ اسے عبادت نہیں کہتے۔ بلکہ خدمت کہتے ہیں۔ یہ تحریک امریکہ سے باہر نکل کر دوسرے ممالک میں بھی کسی حد تک پھیل گئی ہے ان کے ربی اینتھنی ہوز ANTHONY HOZ جنہوں نے ساؤتھ افریقہ کا دورہ کیا تھا۔ واپسی پر کہا کہ جو کچھ ہم جانتے ہیں۔ اس کا ۵۰ فی صد غلط ہے اور ہم یہ نہیں کہہ سکتے کہ کونسا ۵۰ فی صد۔ (یہ مضمون امریکہ کے ایک رسالے کے مذہب کے کالم میں مارچ ۱۹۷۸ء میں چھپا تھا)۔

میجر جنرل جوزف گاربا

میجر جنرل جوزف گاربا اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی کے ۴۴ ویں سیشن کے صدر منتخب ہوئے ہیں اسمبلی نے متفقہ طور پر آپ کو صدر منتخب کیا ہے۔ آپ نے کہا ہے کہ سپر طاقتوں کی ہم آہنگی کی وجہ سے اس وقت دنیا میں شک و شبہ کی بجائے اعتماد کی فضاء پیدا ہو رہی ہے۔ اور اسی وجہ سے کہا جا سکتا ہے کہ وہ مسائل جو اب تک حل نہیں ہو سکے ان کے حل ہونے کی راہ ہموار ہو رہی ہے۔ اسمبلی کے کل اراکین کی تعداد ۱۵۹ ہے۔ انہوں نے کہا کہ سپر پاورز کے تعلقات کی بہتری کے باعث افغانستان وسطی امریکہ، قبرص، خلیج فارس اور مغربی صحرا میں حالات بہتر ہونے شروع ہو گئے ہیں اور اس سے ہماری تنظیم یعنی اقوام متحدہ کو بھی حوصلہ ملا ہے کہ جہاں جہاں امن کی فضا مفقود ہے۔ وہاں کوشش کرنے سے امن بحال ہونے کا امکان بڑھ گیا ہے۔ میجر جنرل گاربا نے کہا کہ سیاسی طور پر تو حالات بہتر ہوئے ہیں لیکن یہ بات قابل افسوس ہے کہ اقتصادی میدان میں سیاسی حالات نے کوئی اچھا اثر ابھی تک پیدا نہیں کیا حالانکہ ترقی پذیر ممالک ابھی تک ایسے حالات کا شکار ہیں۔ جو انہیں آگے بڑھنے کی ہمت نہیں دیتے۔ میجر جنرل گاربا پہلے نائجیریا کے وزیر خارجہ تھے اور اب اقوام متحدہ میں نائجیریا کے سفیر ہیں۔ انہوں نے کہا کہ اگر حالات ایسے ہی رہیں تو سری لنکا۔ انگولا۔ ایتھوپیا موزمبیق۔ پانامہ اور سوڈان کے حالات کو بھی بہتر بنایا جا سکتا ہے اور یہ بات نہایت ضروری ہے کہ ان ممالک کے باشندوں کو امن مہیا کیا جائے تاکہ وہ اپنے روز بروز کے کاروبار میں اطمینان کے ساتھ حصہ لے سکیں انہوں نے نمیبیا کا بھی ذکر کیا اور اس بات کا خوشی سے اظہار کیا کہ وہاں کے حالات میں بہتری بھی اس بات کی غماز ہے کہ سپر پاورز کے ایک دوسرے کے قریب آنے سے دنیا کے حالات سدھر سکتے ہیں۔

سیکورٹی کونسل کا ذکر کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ انہیں ایک مقصد کو سامنے رکھتے ہوئے مل جل کر اور اتحاد کے ساتھ کام کرنا چاہیئے۔ اور یہ بات انہوں نے اس لئے بھی کہی کہ ان کے خیال میں سیکرٹری جنرل پیریز ڈی کوئیار اور نمیبیا کے لئے دوسرے امدادی گروپوں کو بہتر طریق پر کام کرنے کا موقعہ ملے اور وہاں انتخابات آزادانہ اور منصفانہ ہونے چاہیں۔ جہاں تک فلسطین کا سوال ہے۔ انہوں نے کہا کہ بے دلی سے کہی گئی باتیں یا طاقت کے بل پر کی گئی باتوں سے یہ معاملہ طے نہیں پا سکتا۔ اقوام متحدہ کو چاہیئے کہ وہ مضبوطی کے ساتھ ایسا کردار ادا کرے جس کی اس سے توقع کی جاتی ہے۔ انہوں نے تمام حکومتوں سے اس بات کی اپیل کی کہ اقوام متحدہ کے اس معاہدے پر سختی سے عمل کریں جو منشیات کی تجارت کے متعلق گذشتہ سال طے پایا تھا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

شہرت بخاری

شہرت بخاری اقبال اکیڈیمی کے ڈائریکٹر مقرر ہوئے ہیں۔ مارشل لاء کے دور میں ۸ سال تک وہ ملک سے باہر رہے اور اس کے متعلق وہ کہتے ہیں کہ میری ملک سے دوری خود ساختہ نہیں تھی بلکہ مجھے اور میرے بیوی بچوں کو جلاوطنی پر مجبور کر دیا گیا تھا۔ اور پھر سچ بولنے کی پاداش میں ہمیں ملک بدر ہونا پڑا میری بیوی فرخندہ مارشل لاء کے جبر و استبداد کے دور میں عورتوں کے ایک اجتماع سے خطاب کر رہی تھیں تو انہیں پولیس نے زبردستی گرفتار کر لیا۔ ظلم یہ کہ ایک ماہ تک مجھے پتہ ہی نہ چل سکا کہ میری بیوی کہاں اور کس حالت میں ہے۔ میں نے ہائی کورٹ اور سپریم کورٹ تک اپیلیں کیں لیکن شنوائی نہ ہوئی۔ ایک مرتبہ عدالت نے فرخندہ کی بازیابی کا حکم بھی صادر کیا لیکن پتہ یہ چلا کہ عدالتیں بھی اس دور میں بے بس تھیں کوئی پوچھنے والا نہ تھا۔ آمریت مکمل جوبن پر تھی بعد میں پتہ چلا کہ ان کو ۵۴ دوسرے مرد مسافروں کے ساتھ کسی دوسرے ملک روانہ کر دیا گیا تھا۔ خیر یہ ایک لمبی داستانِ کرب ہے۔ افسوس تو یہ ہے کہ جس اسلامی معاشرے میں عورت اپنے خاوند کے بغیر حج پر بھی نہ جا سکتی ہو وہاں بدترین مثال پیدا کی گئی اور یہ ایک واحد مثال ہے دنیا کی تاریخ میں کہ ایک عورت کو ملک بدر کیا گیا ہو۔ چنانچہ اس کے بعد مجبوراً میں اور میرے بچے انگلستان چلے گئے اور تقریباً ۸ سال بعد وطن لوٹے ہیں۔

ان سے پوچھا گیا کہ پچھلے گیارہ سالہ دورِ حکومت میں جس طرح ہر شعبہ زندگی سے تعلق رکھنے والے سرکردہ لوگوں کو حکومت کی طرف سے کچھ آفرز ہوتی ہیں۔ آپ کو بھی اس قسم کے کوئی مواقع میسر آئے۔ تو اس سوال کے جواب میں شہرت بخاری نے کہا۔ جی۔ بالکل۔ ان کا صرف ایک ہی مطالبہ تھا کہ ہم کچھ بھی کریں آپ کچھ نہ بولیں۔ خاموش رہیں۔ تو ہمیں منہ مانگی مراعات مل سکتی تھیں۔ لیکن ایسا کرنا اپنی قوم و ملک بلکہ اپنے ساتھ بھی غداری تھی۔ اس لئے ہم نے یہ پیشکش قبول نہ کیں۔ اس کے برعکس کچھ لوگ ہمارے ہی ساتھی ایسے بھی تھے جو ضیاء الحق کے ساتھ تصویر اتروانے کے لئے چھ چھ گھنٹے پریذیڈنسی کے باہر سوکھتے رہتے تھے۔

مصر کے دس نکات

مغربی کنارے اور غازہ پٹی میں انتخابات کی بات چل رہی ہے۔ اسرائیلی حکومت اپنی پیش کردہ تجاویز پر عمل کروانا چاہتی ہے۔ صدر فلسطین یاسر عرفات کو اصرار ہے کہ اسرائیلی فوجیں اس علاقے سے نکل جائیں اور اقوام متحدہ کی زیر نگرانی انتخابات کروائے جائیں۔

مصر کے صدر حسنی مبارک جو اس معاملے میں خاصی دلچسپی لے رہے ہیں۔ اور چاہتے ہیں کہ کسی نہ کسی طرح یہ انتخابات ہو جائیں انہوں نے ایک دس نکاتی پروگرام پیش کیا ہے۔ یہ دس نکات درج ذیل ہیں۔

۱۔ اسرائیل اس بات کی یقین دہانی کرائے کہ وہ انتخابات کے نتائج کو پوری طرح تسلیم کرے گا۔

۲۔ انتخابات کی نگرانی کے لئے عالمی ابزرور مقرر کئے جائیں۔

۳۔ جو فلسطینی انتخاب میں کامیاب ہو جائیں انکی گرفتاری کسی صورت میں بھی عمل میں نہ لائی جائے۔

۴۔ انتخابات کے دوران انتخابی علاقوں میں سے اسرائیلی فوجیں نکال لی جائیں۔

۵۔ اسرائیل اس ارادے کا اظہار کرے کہ وہ اس مسئلے کے حل کیلئے گفت و شنید کا آغاز کرے گا۔

۶۔ اسرائیلی آبادکاری کے لئے جو کوششیں جاری ہیں انکو ختم کیا جائے۔

۷۔ انتخاب کے لئے جو امیدوار کھڑے ہوں۔ انہیں اظہار خیال کی پوری آزادی دی جائے۔

۸۔ انتخاب کے دنوں میں کسی اسرائیلی کو اس علاقے میں داخل نہ ہونے دیا جائے۔

۹۔ مشرقی یروشلم کے فلسطینیوں کو اس انتخاب میں حصہ لینے کی اجازت دی جائے۔

۱۰۔ امن کے حصول کے لئے فلسطینیوں کے علاقے انہیں واپس کرنے کا اصول اپنایا جائے اور اسی کو بنیاد بنا کر مسئلے کا مکمل حل تلاش کیا جائے۔

سائنس کی دنیا

سلیکون چپ

کیلیفورنیا سے ملنے والی اس خبر پر کہ سلیکون چپ کے ایک موجد سائنسدان ولیم شاکلے کا انتقال ہو گیا ہے۔ سائنس یونٹ کے جان نیلسن نے اپنی رپورٹ میں اس ایجاد کی اہمیت پر نظر ڈالی ہے۔

اگر ولیم شاکلے کا وجود نہ ہوتا تو آج ہمارے پاس نہ جیبی کلکولیٹر ہوتے نہ ٹرانسسٹر ریڈیو اور نہ ہی انسان چاند کی سطح پر قدم رکھنے کے قابل ہوتا۔ ٹرانسسٹر ریڈیو ہی کی ایجاد سے جو ولیم شاکلے نے والٹر بریٹین اور جان بارڈین کے اشتراک سے ۱۹۴۸ء میں پیش کی تھی ایک ایسے دور کا آغاز ہوا جسے آج بہت سے لوگ "دوسرے صنعتی انقلاب" کے نام سے موسوم کرتے ہیں۔

ابتداء میں جو ریڈیو تیار ہوتے ان میں ویلوز استعمال ہوتے تھے۔ یہ بڑے بڑے چمکتے دمکتے اور جگمگاتے ویلوز تھے۔ لیکن جب ٹرانسسٹر پہلے پہل تیار ہو کر سامنے آئے تو انہیں محض اتنی ہی اہمیت دی گئی کہ وہ ان ویلوز کی جگہ استعمال ہونے والی چیزیں ہیں جو سائز میں خاصی چھوٹی ہیں اور جن کی کارکردگی کا کوئی زیادہ بھروسہ بھی نہیں۔ جو پتہ نہیں کب کام کرنا بند کر دیں۔ لیکن ۱۹۵۰ء کے عشرے کے آخر تک سائنسدان یہ دریافت کر چکے تھے کہ سینکڑوں کی تعداد میں چھوٹے چھوٹے ٹرانسسٹروں کو کس طرح ایک ایسی چھوٹی سی ڈبیہ میں بند کر دیا جائے جو سائز میں ایک سینٹی میٹر سے بھی کم ہو۔ یوں سلیکون چپ نے جنم لیا ۱۹۶۰ء کے بعد سے اب تک تقریباً ہر سال یہ ہوتا آیا ہے کہ ایک چپ پر ٹرانسسٹروں کی تعداد پہلے کی نسبت دوگنی ہوتی رہی۔ بلکہ آج کے بعض طاقتور قسم کے WORD PROCESSORS کے چپس پر تو تقریباً دس لاکھ ٹرانسسٹرز لگے ہوتے ہیں اس کا نتیجہ خودکار صنعتی آلات، عام گھریلو استعمال کی الیکٹرونک مشینوں اور کمپیوٹروں کے استعمال میں یک لخت اور بے پناہ اضافے کی شکل میں سامنے آیا۔

آج آپ محض چند پاؤنڈز کے بدلے ایک ایسا کلکولیٹر خرید سکتے ہیں جس کی تیاری کی قیمت ۱۹۴۸ء سے پہلے کروڑوں پاؤنڈ تھی۔ اور جس کو رکھنے کے لئے ایک خاص بڑی عمارت کی ضرورت پڑتی۔ لہذا اس میں حیرت کی کوئی بات نہیں کہ آرتھر سی کلارک جیسے معروف سائنسی مصنف نے یہ بات بخوشی تسلیم کر لی کہ ولیم شاکلے نے ٹیکنالوجی کے فروغ سے متعلق ان کی ہر پیشگوئی کو جھٹلا دیا ہے۔ اور ساتھ ہی اب یہ وجہ بھی سمجھ میں آ سکتی ہے کہ ۱۹۵۶ء میں ولیم شاکلے اور ان کے رفقائے کار کیوں نوبل انعام کے مستحق قرار پائے تھے

گمشدہ رسید بک

"قیادت خدام الاحمدیہ ضلع رحیم یار خان کی رسید بک نمبر ۱۴۹۴، مورخہ ۲ ستمبر ۸۹ء کو چک 106/P سے صادق آباد آتے ہوئے موٹر سائیکل کے کیرئیر سے گم ہو گئی ہے۔ رسید بک کی رسیدات نمبر ۱ تا نمبر ۴۷، استعمال ہو چکی ہیں۔ اس لئے مذکورہ رسید بک پر کوئی چندہ ادا نہ کیا جائے۔ اگر کسی دوست کو ملے۔ تو دفتر خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ پہنچا دیں۔

(مہتمم مال مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

علم و معرفت میں ترقی

ہر ناصر کو ذوق و شوق سے علم و معرفت میں ترقی کے پروگرام — مرکزی امتحان انصار اللہ میں حصہ لینا چاہیئے۔

(قیادت تعلیم)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ڈاکٹر امۃ الرقیب ایم بی بی ایس

قسط نمبر ۳

بچوں کی پرورش

اس کے علاوہ فیڈر کو بار بار ابالنے، صاف کرنے اور دودھ بنانے کی مشقت سے بھی ماں کو نجات مل جاتی ہے۔

اور اگر ہمارے ملک میں ہر خاتون اپنے بچے کو اپنا دودھ پلائے تو ایک کثیر مقدار میں زرمبادلہ بچایا جا سکتا ہے جو دودھ کے ڈبے بیرونی ممالک سے درآمد کرنے پر خرچ ہوتا ہے۔ اس زرمبادلہ کے بچنے سے ملک کو بہت فائدہ پہنچے گا۔

(۷) ان سب فوائد کے علاوہ جو اہم فائدہ حاصل ہوتا ہے وہ یہ ہے کہ ماں کا دودھ پلانے سے ماں اور بچے کے درمیان محبت اور تحفظ کا ایسا رشتہ جنم پاتا ہے جو بچے کی نشوونما کے لئے بے حد ضروری اور فائدہ مند ہے۔

اس بات کو ڈاکٹر نیلسن بچوں کی میڈیسن کے بارے میں اپنی لکھی ہوئی نصابی کتاب میں لکھتے ہیں کہ:-

ایک نوزائیدہ بچے کی صحیح نشوونما کے لئے ماں اور بچے کے درمیان محبت اور پیار کا مضبوط رابطہ بہت ضروری ہے جو ان دونوں کو جسمانی اور ذہنی طور پر قریب لے آئے۔ یہ رابطہ ایک محبت کرنے والے شوہر اور خاندان کی مدد سے آسان اور مضبوط ہو جاتا ہے۔

(نیلسن کی ٹیکسٹ بک برائے اعلاج بچگان ص ۳۳۶)

اس بات کو ڈاکٹر برنارڈ ویلمین نے برٹش میڈیکل جرنل میں یوں تحریر کیا ہے:-

"جب ماں بچے کو دودھ پلا رہی ہوتی ہے تو ماں اور بچے کی آنکھوں کے درمیان جو فاصلہ ہوتا ہے وہ اتنا ہی ہوتا ہے جس فاصلہ سے بچہ کسی چیز کو صحیح طور پر دیکھ سکتا ہے۔ دودھ پلانے کے دوران ماں اور بچے کا ایک دوسرے کو دیکھنا ماں اور بچے کے درمیان پہلے رابطے کا کام دیتا ہے۔"

معزز قارئین! آپ نے غور فرمایا کہ قرآن کی تعلیم کس قدر پر حکمت ہے یہ قرآن کریم کی سچائی کے کروڑہا ثبوت میں سے ایک ثبوت ہے کہ آج سے صدیوں پہلے جب ماں کے دودھ کا کیمیائی تجزیہ کرنے کی سہولتیں موجود نہیں تھیں اور سائنسدان ماں کے دودھ کے فوائد پر تحقیقات کرنے سے قاصر تھے۔ خدا تعالیٰ نے قرآن کریم میں اسے نوزائیدہ بچے کی غذا تجویز فرمایا اور اسے بچے کی غذا تجویز فرما کر انسانی نسلوں پر ایک احسانِ عظیم فرمایا۔

ماں کے دودھ کے علاوہ بچوں کو ابلا ہوا صاف ٹھنڈا پانی تھوڑی سی چینی، گلوکوز یا خالص شہد ڈال کر پلائیں۔ اگر بچہ سادہ پانی پسند نہ کرے تب چینی یا گلوکوز ملائیں۔ نوزائیدہ بچے کو پانی پلانے کے لئے اس میں نمک مت ڈالیں اگر موسم گرم ہے تو دن میں چار پانچ مرتبہ پانی پلائیں۔ اگر سرد موسم ہے تو دن میں دو تین مرتبہ پانی پلائیں۔

اگر ماں کو مندرجہ ذیل بیماریوں میں سے کوئی ہو تو وہ اپنا دودھ نہ پلائے

۱۔ اگر چھاتی پر کوئی زخم ہو۔

۲۔ ماں کسی ایسی بیماری میں مبتلا ہو یا ایسی دوا لے رہی ہو جس کی وجہ سے ڈاکٹر بچے کو دودھ پلانے سے منع کرے

۳۔ ماں کو یرقان ہو تو بچے کو دودھ نہ پلائے۔

(۴) ماں کو تپدق ہو (چھاتی کی ٹی۔ بی اور ایسی سٹیج میں بیماری ہو کہ ڈاکٹر دودھ پلانے سے منع کرے)

پھر سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ اگر ماں بچے کو دودھ نہیں پلا سکتی تو ایسی صورت میں وہ بچے کو کونسا دودھ پلائے۔

حقیقت یہ ہے کہ مختلف بچوں کو مختلف دودھ موافق آتے ہیں مثلاً بعض بچے بھینس کے دودھ کو آسانی سے ہضم کر سکتے ہیں۔ بعض ڈبے کے دودھ کو قطع نظر اس کے کہ بچہ کونسا دودھ پیتا ہے۔ یہ بات یاد رکھنی چاہیئے کہ عام طور پر اگر بچہ بیمار ہو تو اس کا یہ مطلب نہیں ہوتا کہ آپ اگر بچے کو بھینس کا دودھ دے رہے ہیں تو گائے کا دے دیں یا ایک ڈبے کے دودھ کو بند کر کے دوسرے ڈبے کا دودھ شروع کر دیں۔ ماں کے دودھ کے علاوہ باقی تمام دودھ کچھ فوائد اور کچھ نقصانات مختلف بچوں کے لئے رکھتے ہیں۔

اصل میں بچہ بیمار اس لئے ہوتا ہے کہ دودھ بنانے، لینے اور پلانے کے دوران صفائی کا صحیح خیال نہیں رکھا جاتا۔ بہت کم ایسا ہوتا ہے کہ بچے کو دودھ سے الرجی ہو جائے یا کوئی اور تکلیف ہو جائے۔

کبھی کبھی ایسا ہوتا ہے کہ دودھ زیادہ چکنائی والا ہوتا ہے یا دودھ میں زیادہ پانی یا کم پانی ملایا جاتا ہے۔ ایسی صورتوں میں بچہ بیمار ہو جاتا ہے۔ چنانچہ اگر آپ ماں کے دودھ کے علاوہ اپنے بچے کو کوئی دودھ پلانا چاہتی ہیں تو ڈاکٹر سے مشورہ کریں۔

جو بھی دودھ پلائیں بچے کا فیڈر اچھی طرح صاف کریں۔ دودھ بنانے سے پہلے اپنے ہاتھ دھوئیں۔

میرا مشاہدہ ہے کہ بعض خواتین دودھ کو ٹھنڈا کرنے کے لئے یا اس میں چینی حل کرنے کے لئے فیڈر ہلاتے وقت اس کے نپل کے سوراخ پر انگلی رکھ کر ہلاتی ہیں۔ اس سے انگلی پر لگے ہوئے جراثیم دودھ میں شامل ہو جاتے ہیں جو بچے کیلئے نقصان دہ ہوتے ہیں۔ اس سے بچہ بیمار ہو سکتا ہے۔

بچہ کی نفسیات اور تربیت کیلئے مناسب ماحول

سوال پیدا ہوتا ہے کہ نوزائیدہ بچے کا ماحول سے کیا تعلق ؟ اور اس کی نفسیات و تربیت کا کیا مطلب ؟ عوام کے نزدیک ایک نوزائیدہ بچہ صرف سونے، جاگنے، کھانے اور رونے ہنسنے والا ایک جاندار ہے۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ بچہ تو رحم مادر میں ہی سننے اور دیکھنے کی صلاحیت رکھتا ہے اور اس کی بہت ساری حِسّیں کام کر رہی ہوتی ہیں۔ رحم مادر سے باہر آ کر اس کی یہ صلاحیتیں مزید اجاگر ہوتی ہیں۔ میں پہلے ہی عرض کر چکی ہوں کہ دینِ حق اور موجودہ سائنس کے مطابق بچہ رحم مادر میں ہی سنتا اور دیکھتا ہے۔ اس لئے جب وہ اس دنیا میں آتا ہے تو اس کی یہ تمام تر صلاحیتیں اور قوتیں نشوونما پانا شروع کر دیتی ہیں۔

یہ خیال کہ شروع میں تو بچہ کچھ سمجھتا ہی نہیں بالکل غلط اور باطل ہے کیونکہ اول تو خواہ وہ الفاظ کو سمجھے یا نہ سمجھے بہرحال کسی نہ کسی رنگ میں اس کی ولادت کے ساتھ ہی اس کے تأثر و تأثیر کا سلسلہ ضرور شروع ہو جاتا ہے اور دماغ کے غیر شعوری حصہ میں کچھ نہ کچھ نقوش جمنے لگ جاتے ہیں۔ بہرحال (دینی) تعلیم کے مطابق بچوں کی تربیت کا زمانہ ان کی ولادت کے ساتھ ہی شروع ہو جاتا ہے۔ اور وہ ماں باپ بڑے ہی بد قسمت ہیں جو اپنے بچہ کے چند ابتدائی سال اس غفلت میں گزار دیتے ہیں کہ ابھی وہ تربیت کے قابل نہیں ہوا۔ بچے کی آنکھوں کے سامنے زہر آلود اور حیا سوز نظارے آتے ہیں، اور نادانی سے یہ خیال کیا جاتا ہے کہ ابھی وہ ان باتوں کا شعور نہیں رکھتا۔ بچہ کے کانوں میں خلاف اخلاق اور خلافِ شریعت باتیں پہنچتی ہیں۔ اور بیوقوفی سے فرض کر لیا جاتا ہے ابھی بچہ ان باتوں کو نہیں سمجھتا اور نہیں جانتا اور اس سارے عرصہ میں ایک زہریلی فصل کا بیج بچہ کے دل و دماغ میں بویا جا رہا ہوتا ہے۔ بیشک بچہ بسا اوقات اس بیج کے زہر کو نہیں پہچانتا مگر زہر پھر زہر ہے اور اندر ہی اندر اپنا کام کرتا چلا جاتا ہے۔ پس اولاد کی تربیت کا دوسرا سبق یہ ہے کہ ان کی ولادت کے ساتھ ہی اس کی تربیت کا خیال شروع کر دو اور خواہ وہ بظاہر تمہاری بات کو سمجھیں یا نہ سمجھیں تم یہی سمجھو کہ وہ تمہارے ہر فعل کو دیکھ رہے ہیں اور ہر قول کو سن رہے ہیں۔ یہ ایک نہایت لطیف نفسیاتی نکتہ ہے جو ہماری شریعت نے ہمیں سکھایا ہے۔"

("اچھی مائیں" تصنیف حضرت مرزا بشیر احمد صاحب صفحہ ۸، ۹)

اسی مضمون سے متعلق حضرت فضلِ عمر فرماتے ہیں:-

"غرض بچپن کی تربیت ہی ہوتی ہے جو انسان کو وہ کچھ بناتی ہے جو آئندہ زندگی میں وہ بنتا ہے۔ چنانچہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ بچہ فطرت پر پیدا ہوتا ہے۔ آگے ماں باپ ہی اسے یہودی یا نصرانی یا مجوسی بناتے ہیں۔ اس طرح یہ بھی سچ ہے کہ ماں باپ ہی اسے مسلمان یا ہندو بناتے ہیں۔

اس حدیث کا یہ مطلب نہیں کہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جب بچہ بالغ ہو جاتا ہے تو ماں باپ اسے گرجا میں لے جا کر عیسائی بناتے ہیں بلکہ یہ کہ بچہ ماں باپ کے اعمال کی نقل کر کے بچہ ساتھ کے ساتھ سیکھ رہا ہے تو وہی بنے گا جو دیکھے گا اور سنے گا۔ اگر فرشتے اسے اپنی بات نہیں سنائیں گے تو شیطان اس کا ساتھی بن جائے گا۔ اگر نیک باتیں اس کے کان میں نہ پڑیں تو بد پڑیں گی اور وہ بد ہو جائے گا۔ پس اگر آپ لوگ گناہ کا سلسلہ روکنا چاہتے ہیں تو جس طرح سیگریگیشن کیمپ (SEGREGATION CAMP) ہوتا ہے اس طرح بناؤ اور آئندہ اولاد سے گناہ کی بیماری کو دور کر دو تا کہ آئندہ نسلیں محفوظ رہیں۔"

("منہاج الطالبین" تقاریر حضرت فضل عمر)

اس میں شک نہیں کہ تربیتِ اولاد ایک ایسا نازک اور اہم مرحلہ ہے جس کے لئے والدین کو بہت محنت کرنی پڑتی ہے۔ یہ بھی صحیح ہے کہ احمدی والدین دنیا کے بہترین والدین میں سے ہوتے ہیں۔

پہلے ذکر کیا جا چکا ہے کہ بچہ اپنی پیدائش سے بہت پہلے والدین کے اثر کو قبول کرتا شروع کر دیتا ہے اور موجودہ تحقیقات نے بھی اس بات کو ثابت کر دیا ہے کہ ایام رضاعت میں بھی والدین کی جسمانی، دماغی اور اخلاقی حالت کا اثر اولاد پر نمایاں طور پر پڑتا ہے

علم النفس کی رُو سے ہر انسان میں دو مختلف طاقتیں پائی جاتی ہیں۔ ایک قوتِ مؤثرہ یعنی دوسروں پر اثر ڈالنے کی۔ اور دوسری قوتِ متاثرہ یعنی اثر قبول کرنے کی۔ بچوں میں قوتِ مؤثرہ نسبتاً کم ہوتی ہے۔ ان میں اثر قبول کرنے کی طاقت زیادہ ہوتی ہے یہی وجہ ہے کہ ماں باپ کے خیالات، تفکرات، رجحانات اور ان کی جسمانی و اخلاقی حالتوں کا اثر اولاد پر پڑتا ہے۔

اس سلسلہ میں والدین کو دعا کا سہارا لینا چاہیئے اسی لئے خدا تعالیٰ نے قرآنِ مجید میں بہت سی وہ دعائیں سکھلائی ہیں جو نبیوں نے اپنی اولاد کے لئے کیں۔

مثلاً خدا تعالیٰ نے ہمیں یہ دعا سکھلائی کہ اے میرے رب تو مجھے (بھی) اپنی جناب سے پاک اولاد بخش۔ تو یقیناً دعاؤں کو بہت قبول کرنے والا ہے۔

حضرت بانی سلسلہ احمدیہ اس سلسلہ میں تحریر فرماتے ہیں:۔

"پھر ایک اور بات ہے کہ اولاد کی خواہش تو لوگ بڑی کرتے ہیں۔ اور اولاد ہوتی بھی ہے۔ مگر یہ کبھی نہیں دیکھا گیا کہ وہ اولاد کی تربیت اور ان کو عمدہ اور نیک چلن بنانے اور خدا تعالیٰ کے فرمانبردار بنانے کی سعی اور فکر کریں۔ نہ کبھی ان کے لئے دعا کرتے ہیں اور نہ مراتب تربیت کو مدنظر رکھتے ہیں۔ میری اپنی تو یہ حالت ہے کہ میری کوئی نماز ایسی نہیں جس میں اپنے دوستوں اور اولاد اور بیوی کے لئے دعا نہیں کرتا۔"

(ملفوظات جلد دوم صفحہ ۳۷۲)

اس طرح آپ نے اپنی اولاد کیلئے جو دعائیں فرمائی ہیں وہ احمدی والدین کے لئے مشعلِ راہ ہیں۔ آپ فرماتے ہیں:۔

مری اولاد جو تیری عطا ہے
ہر اک کو دیکھ لوں وہ پارسا ہے
نجات ان کو عطا کر گندگی سے
برات ان کو عطا کر بندگی سے
رہیں خوشحال اور فرخندگی سے
بچانا اے خدا بد زندگی سے

پھر آپ حضرت اماں جان کے جذبات کی ترجمانی کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

میری اولاد کو تو ایسی ہی کر دے پیارے
دیکھ لیں آنکھ سے وہ چہرہ نمایاں تیرا
عمر دے رزق دے اور عافیت و صحت بھی
سب سے بڑھ کر یہ کہ پا جائیں وہ عرفاں تیرا

لہٰذا والدین کو چاہیئے کہ وہ اولاد کی تربیت، صحت اور ان کی تعلیم کے لئے دعائیں کرتے رہیں۔ اس میں کوئی شک نہیں نفسِ انسانی کو اللہ تعالیٰ نے پاک بنایا ہے جیسے خدا تعالیٰ نے فرمایا:۔

(ترجمہ) "اور انسانی نفس کو بھی اور اس کے بے عیب بنائے جانے کو بھی (شہادت کے طور پر پیش کرتا ہوں) کہ اس (اللہ) نے (نفس) پر اس کی بدکاری (کی راہوں کو بھی) اور اس کے تقویٰ کے راستوں کو اچھی طرح کھول دیا ہے"۔

ضرورت انسپکٹر انصار اللہ

مجلس انصار اللہ مرکزیہ میں انسپکٹر انصار اللہ کی ۲ آسامیاں خالی ہیں۔ خواہشمند احباب ۱۵ اکتوبر تک اپنی جماعت کے امیر / صدر کی سفارش کے ساتھ درخواستیں قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ کو بھجوائیں درخواست گزار کا کم از کم میٹرک پاس ہونا ضروری ہے۔ (قائد عمومی)

حاصلِ مطالعہ

شمائلہ حارث احمد۔ واہ کینٹ

وادی لہونگ

طارق اسماعیل ساگر کا نام ادبی دنیا میں کسی تعارف کا محتاج نہیں۔ آپ نے متعدد کتب تصنیف کیں۔ ان میں زیادہ تر تاریخی ناول ہیں جن کا تعلق پاکستان کے قیام اور اسکے بعد کے واقعات سے ہے۔

انکے ناولوں میں شاہکار "وادی لہونگ" ہے یہ ناول تاریخ پاکستان کے ایک عظیم باب پر مبنی حالات کی تصویر کشی کرتا ہے۔ یہ ناول آزادیِ کشمیر کے بارے میں ہے جس میں کشمیر کے غیور اور جیالے عوام نے اپنی غلامی کی زندگی پر موت کو ترجیح دی اور سر دھڑ کی بازی لگا کر آتشِ نمرود میں کود پڑے

اس میں نہ صرف ان بہادروں کی داستان ہے بلکہ ان غداروں کی بھی المناک کہانی ہے جن کی بدولت عالم اسلام کو شدید نقصان پہنچا۔ غیروں نے اتنا نقصان نہیں پہنچایا جتنا کہ اپنوں نے۔

یہ ناول ہندوؤں کی ذہنیت کو کھول کر بیان کرتا ہے اور سکھوں کی بربریت کو بھی، ہندو مہاراجوں کی وہ سوچ جس نے مسلمانوں کو یہ سوچنے پر مجبور کر دیا کہ انکی قسمتوں کا فیصلہ کر دیا گیا ہے اور اب انکی جنگ نہ صرف ہندوؤں، سکھوں بلکہ اپنے غداروں سے بھی ہے جنھوں نے چند سکوں کے عوض اپنا ضمیر بیچ کر مسلمانوں کو غلامی کی آگ میں جھونک دیا ہے۔

زیر نظر کتاب پاکستان کی نئی حکومت ۱۹۴۷ء کی مجبوریوں اور ابتدائی مشکلات کی بھی منظر کشی کرتی ہے کہ کس طرح حکومتِ پاکستان اپنے محدود وسائل کی وجہ سے آزادیٔ کشمیر میں بروقت امداد نہ کر سکی۔ مگر پھر بھی پاکستانی افواج کے مٹھی بھر جوانوں نے میدانِ عمل میں کود کر اپنے کشمیری بھائیوں کی مدد کی۔ اس جنگ میں قبائلی علاقہ جات کے غیرت مند اور بہادر جوان کیسے پیچھے رہ سکتے تھے ...؟ اور وہ بھی بھارتی افواج اور ڈوگرہ افواج کے سامنے سیسہ پلائی ہوئی دیوار کی مانند کھڑے ہو گئے۔

ناول کے ایک باب میں پاکستانی افواج کے عظیم جرنیلوں کی بہادری کی داستان بھی بیان کی ہے جو کہ اس جنگِ آزادی میں بھرپور حصہ لے کر سرخرو ہوئے۔ پھر تاریخ نے اپنا دھارا موڑا اور ہندوؤں کے سینوں میں پکنے والا نفرت کا لاوہ بالآخر ۶ ستمبر ۱۹۶۵ء کو پھٹ ہی پڑا اور بھارتی افواج نے اپنی توپوں کے دہانے پاک سرزمین کی طرف کھول دیئے اور اسکی بھرپور مدد بھارتی فضائیہ نے کی جسنے شہروں پر بمباری کر کے نہتے شہریوں کا خون بہانا شروع کر دیا۔ مگر پاکستانی افواج اپنی سرزمین کی حفاظت کرنا خوب جانتی تھی اور دشمن کا منہ توڑ جواب ایسا دیا کہ جو یہ سوچ بیٹھے تھے کہ ہم جمخانہ لاہور میں شام گزاریں گے انکو منہ کی کھانی پڑی۔ یہ ان شہیدوں کا جذبہ شہادت تھا جس نے دشمن کے ناپاک ارادوں کو خاک میں ملا دیا۔

سیالکوٹ کے محاذ پر پاکستانی جوانوں نے ٹینکوں کی عظیم فوج کا مقابلہ کیا۔ اس جنگِ حق و باطل میں ہر محب وطن پاکستانی اس طرح دشمنوں پر حملہ کرنے کے لئے آفت کا پرکالہ بن گیا کہ دشمن کو منہ کی کھانی پڑی۔

جنگِ کشمیر کا انجام نہایت ڈرامائی انداز میں ہوا اور یہ جنگ پاکستانی حکومت کی سیاست کی نظر ہو گئی۔ مگر وہ جنگِ آزادی آج بھی کشمیری عوام کے دلوں میں دیئے جلائے ہوئے ہے اور ایک سلگتی ہوئی چنگاری کی مانند زندہ ہے اور زندہ رہے گی......

میری نظر میں اس کتاب میں جذبۂ حریت اجاگر کر کے کشمیری عوام کی حوصلہ افزائی کی گئی ہے۔ ہر قاری کے نزدیک ایک کتاب میں اس کے ذوق کے مطابق کوئی خاص نکتہ ہوتا ہے۔ ممکن ہے کسی اور دوست کے نزدیک اس کے علاوہ کوئی بات ہو۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

واقفینِ نو

مرزا انبیل ممتاز ابن مرزا محمد نواز صاحب
بنگلہ میانوالی تحصیل ڈسکہ ضلع سیالکوٹ

عائشہ مرجان بنت محمد ریاض صاحب تنویر
۳/۲ بی دارالصدر شمالی ربوہ

عطاء المحسن ابن مکرم چوہدری ذوالقرنین صاحب
ڈسکہ ضلع سیالکوٹ

عطیہ الحی بنت مکرم چوہدری ذوالقرنین صاحب
مین بازار ڈسکہ ضلع سیالکوٹ

محمد فاتح ابن مکرم محمد ادریس صاحب
۱۲/۲۶، دارالرحمت شرقی ربوہ

سائرہ سعید بنت مکرم شیخ محمد سعید صاحب
۱۴۱، مصطفٰی پارک اوکاڑہ

صباح النصر بنت مکرم عبدالحلیم احمد صاحب
دارالعلوم شرقی ۔ ربوہ

مریم سوسن بنت مکرم ڈاکٹر عبدالحفیظ صاحب
۳۰۷/۱۴۳۳ عظیم پورہ گرین ٹاؤن کراچی

اطلاعات و اعلانات

اعلان نکاح

مکرم چوہدری وحید احمد صاحب باجوہ ابن مکرم چوہدری نصیر احمد صاحب کا نکاح مکرمہ راحت جہاں صاحبہ بنت مکرم چوہدری غلام احمد صاحب باجوہ کے ہمراہ قرار پایا ہے۔ اس کا اعلان ۲۸، ستمبر ۱۹۸۹ء کو مکرم طاہر محمود صاحب چوہدری مربی سلسلہ نے فیکٹری ایریا میں کیا۔

تقریب شادی

مکرم منظور احمد صاحب نعیم ابن مولوی محمد احمد صاحب نعیم مربی سلسلہ عالیہ کے نکاح کا اعلان عزیزہ نبیلہ مجید صاحبہ دختر چوہدری عبدالمجید صاحب آف علی پور حال ربوہ کے ساتھ مبلغ تیس ہزار روپے (۳۰۰۰۰/-) حق مہر کے بعوض مکرم مولانا نسیم سیفی صاحب نے ۲۷، ستمبر ۸۹ء کو کیا۔ اسکے ساتھ ہی تقریب شادی و رخصتانہ عمل میں آئی۔ اگلے دن مکرم مولوی محمد احمد صاحب نعیم کے مکان پر دعوتِ ولیمہ کا اہتمام کیا گیا جس میں بزرگان سلسلہ اور احباب نے بکثرت شرکت فرمائی۔ اور آخر پر مکرم مولانا نسیم سیفی صاحب نے دُعا کروائی۔ احباب سے دُعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر دو خاندانوں کے لئے یہ رشتہ بابرکت فرمائے۔

سانحۂ ارتحال

مکرم چوہدری محمد حسین صاحب دوکاندار گولبازار ربوہ مورخہ ۱۳ ستمبر ۸۹ء کو دل کا حملہ ہونے سے فضل عمر ہسپتال میں وفات پا گئے۔ آپ مکرم رشید احمد صاحب ضیاء کارکن دارالقضاء کے والد تھے۔ اگلے دن آپ کی بہشتی مقبرہ میں تدفین ہوئی۔ احباب جماعت سے موصوف کے بلندی درجات کے لئے درخواست دُعا ہے۔

توسیع اشاعت الفضل

● مکرم شمشاد احمد صاحب سلہری (ملتان) نے اپنے والد مکرم چوہدری محمد شفیع صاحب آف مراڑہ ضلع سیالکوٹ کی طرف سے ایک سو روپے کا عطیہ بھجواتے ہوئے درخواست کی ہے کہ قارئین مکرم چوہدری صاحب کی بلندی درجات کے لئے دُعا کریں۔

● مکرم مرزا عبدالوہاب شوکت صاحب مقیم لندن نے توسیع اشاعت الفضل کے لئے ایک صد روپے بھجوائے ہیں۔ وہ دل کے مریض ہیں احباب سے درخواست ہے کہ انکی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا کریں۔ اللہ تعالیٰ ہر پیچیدگی سے محفوظ رکھے اور عمر دراز عطا کرے۔

اساتذہ کیلئے خدمت کا نادر موقعہ

مجلس نصرت جہاں کو اپنے افریقن سکولوں کے لئے فزکس۔ کیمسٹری۔ بیالوجی۔ ریاضی اور شماریات میں ماسٹر ڈگری رکھنے والے نیز ایم ایڈ اور بی ایڈ اساتذہ کی فوری ضرورت ہے۔ تعلیمی معیار پر پورے اترنے والے دوست مقامی امیر کی تصدیق کے ساتھ سیکرٹری مجلس نصرت جہاں ربوہ کے نام درخواستیں فوری بھجوائیں۔

(سیکرٹری مجلس نصرت جہاں ربوہ)

پتہ درکار ہے

نظارت بہشتی مقبرہ ربوہ کو مندرجہ ذیل موصیوں کے موجودہ پتے درکار ہیں۔

● مکرم محمد عبدالستار صاحب لیکچرار اسسٹنٹ ولد مکرم محمد عبدالصمد صاحب وصیت نمبر ۱۹۸۹۷، آف ربوہ

● محترمہ رضیہ بیگم صاحبہ زوجہ مکرم شیخ ممتاز رسول صاحب وصیت نمبر ۱۷۵۸۴ ساکن مکان نمبر ۲/۲ دارالرحمت شرقی الف

حبوب مفید اٹھراء
۲۰ گرام ۔ پندرہ روپے ۱۵
۶۰ گرام پینتالیس روپے ۴۵
ناصر دواخانہ رجسٹرڈ
گولبازار ۔ ربوہ فون ۶۳۴

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

غیر ملکی خبریں

• روسی صدر گورباچوف جب مشرقی جرمنی کا دورہ ختم کر کے واپس جا رہے تھے تو مشرقی جرمنی کے مختلف شہروں میں ہزاروں باشندے مظاہرے کر رہے تھے اور ملک میں سیاسی تبدیلیوں کا مطالبہ کر رہے تھے۔

• مشرقی جرمنی کے لیڈر مسٹر ہونیکر نے مسٹر گورباچوف کی براہ راست پیش کردہ اصلاحات کی ایک تجویز مسترد کر دی۔ انہوں نے مسٹر گورباچوف کو مطلع کیا کہ مشرقی جرمنی کی پارٹی اپنے راستے پر چلتی رہیگی اور بنیادی سوشلزم کی اقدار برقرار رکھے گی۔

• ماسکو کے مرکزی علاقے میں ہزاروں لوگوں نے ایک مظاہرے میں حصہ لیا جس میں وہ سرکاری وکیلوں پر روا رکھے جانے والے سلوک کے خلاف احتجاج کر رہے تھے۔ یہ وکیل سوویت کمیونسٹ پارٹی میں مبینہ بدعنوانیوں کی چھان بین میں ملوث تھے

• ہنگری کی کمیونسٹ پارٹی کی کانگریس نے ایک بڑی اکثریت سے پارٹی کو توڑ کر غیر کمیونسٹ نہج پر پھر سے منظم کرنے کے حق میں ووٹ دیا ہے۔ مشرقی یورپ میں یہ پہلی کمیونسٹ پارٹی ہے۔ جس نے یہ قدم اٹھایا ہے۔ نئی سوشلسٹ پارٹی اب پارلیمانی جمہوریت، شہری آزادیوں اور منڈی پر مبنی معیشت کو بحال کرنے کی پابند ہو گی۔

جب دل ڈرتا رہتا ہے تو خدا تعالیٰ کو اپنے بندے پر خود رحم آجاتا ہے۔

ملکی خبریں

• صوبہ پنجاب کی حکومت نے چار اعلیٰ افسروں کو جنہیں وفاقی حکومت نے مرکز میں واپس طلب کیا تھا، کئی روز کی کشمکش اور خط وکتابت کے بعد مرکز میں واپس کر دیا ہے۔ یہ چار افسران ایس ایس پی لاہور، آئی جی پنجاب، سیکرٹری اطلاعات اور ایڈیشنل چیف سیکرٹری ہیں۔ صوبائی حکومت نے وفاقی حکومت پر الزام لگایا ہے کہ وہ ہٹ دھرمی اور تصادم کی پالیسی پر عمل پیرا ہے۔

• وفاقی وزیر مذہبی امور خان بہادر خان نے کہا ہے کہ ملک میں اسلامائزیشن کے لئے کسی شریعت بل کی ضرورت نہیں اس کام کے لئے اسلامی نظریاتی کونسل اور ملک کے دیگر قوانین موجود ہیں۔

• دفاع کے وزیر مملکت کرنل (ریٹائرڈ) غلام سرور چیمہ نے کہا ہے کہ سیاچن کا مسئلہ اگر مذاکرات سے حل نہ ہوا تو دوسرا رستہ بھی موجود ہے اس مسئلے پر مزید مذاکرات بھارتی انتخابات کے بعد ہونگے۔

• بلوچستان اسمبلی نے قرارداد منظور کی ہے کہ صوبوں کو مزید خودمختاری دی جائے۔ وفاق اپنے پاس صرف چار محکمے دفاع۔ خارجہ۔ کرنسی اور مواصلات رکھے۔

سرزمین قادیان کا اوّلین
مشہور دواخانہ
۱۹۱۱ء سے مصروفِ خدمت
گوجرانوالہ، ربوہ، قلعہ کالر، ملتان، کراچی
۷۴۸۴۴، ۹۰۶، ـــ، ۳۱۰۲۶، ـــ

کر نہ کر

— تُو نگرانی رکھ کہ تیرے بچے گالی اور فحش الفاظ زبان پر نہ لائیں۔
— اگر تُو کسی کے ہاں مہمان جائے تو بروقت اطلاع دے۔
— تُو سفر میں اپنے سامان سے غافل نہ ہو۔
— تُو مجلس میں اپنا پیر دراز نہ کر۔
— تُو اپنے گریبان کے بٹن کھول کر بازار میں نہ پھر۔
— تُو سڑک اور راستہ پر ایک طرف ہو کر چلا کر۔
— جب تُو کسی کو کوئی چیز عاریتہً دے تو لکھ لیا کر۔
— اَے مرد! تُو یاد رکھ کہ بیوی کے ساتھ نیک سلوک کرنا تیرا فرض ہے۔
— تُو وقت کی پابندی کر۔
— اگر تجھے اپنی حقیقت دیکھنی ہو تو اپنے دوستوں کے آئینہ میں دیکھ۔

احمدیہ میڈیکل ایسوسی ایشن کے احیاءِ نَو کا اعلان

جملہ احمدی ڈاکٹر صاحبان کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ "احمدیہ میڈیکل ایسوسی ایشن" کا احیاء کرتے ہوئے۔ مکرم ڈاکٹر مسعود الحسن صاحب نوری ۲۸۳۔ ڈی مال راولپنڈی کو اس کا پہلا صدر مقرر کیا گیا ہے۔ جب تک ایسوسی ایشن کے انتخابات وغیرہ کا فیصلہ نہ ہو تا اطلاع ثانی مکرم ڈاکٹر نوری صاحب احمدیہ میڈیکل ایسوسی ایشن کے صدر رہیں گے۔ تمام احمدی ڈاکٹر صاحبان کی خدمت میں ان سے مکمل تعاون کی درخواست ہے۔

(۲) نیز درخواست ہے کہ اس اعلان سے اطلاع پاکر نظارت امورِ عامہ کو اپنے نام اور پتہ سے مطلع فرماویں۔ نیز اگر ٹیلی فون ہو تو اس کا نمبر بھی لکھیں۔

ناظر امور عامہ

اعلان دارالقضاء ربوہ

(رانا حبیب الرحمٰن صاحب بنام محمد سعید صاحب زرگر وغیرہ)

"اس کیس کی سماعت بتاریخ ۲۶، اکتوبر ۸۹ء بعد نمازِ عصر دارالقضاء ربوہ میں ہو گی۔ فریقین کی اطلاع کے لئے تحریر ہے کہ بروقت حاضر ہو کر پیروی کریں۔ فریق مدعا علیہ نے گذشتہ سماعت کے بارہ میں دفتر ہذا کی رجسٹرڈ چٹھی وصول نہیں کی تھی۔ اس لئے بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ اگر وہ آئندہ تاریخ سماعت پر بھی اصالتاً یا وکالتاً حاضر نہ ہوئے تو یکطرفہ کارروائی عمل میں لائی جائیگی۔"

(ناظم قضاء)

پائیوریا کورس
PYORRHEA COURSE
۴۰ روزہ کورس
قیمت -/۵۰

سوجن مسوڑہ کورس
SWOLLEN GUMS COURSE
مختصر کورس
قیمت -/۱۶

ہلتے دانت کورس
LOOSE TEETH COURSE
مختصر کورس
قیمت -/۱۶

دانت خورہ کورس
CARRIES COURSE
۴۰ روزہ کورس
قیمت -/۴۵

پائیوریا پاؤڈر (منجن)
PYORRHEA POWDER
دانتوں کی صفائی کیلئے
قیمت S -/۸، L -/۱۲

تفصیلی لٹریچر فری طلب کریں
کیوریٹو میڈیسن کمپنی
گولبازار ربوہ
فون: سیلز ۱۷۷، کلینک ۴۹۶، رہائش ڈاکٹر ۶۰۷